إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

مشکل کشا [illegible]

مصنفہ امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی

سنہ ۱۸۸۹

حسب الایماء جناب یوسف صاحب

مطبع [illegible]

[illegible]

بار اول ۱۰۰۰ قیمت

[illegible]

مختصر فہرست کتبخانہ [illegible] پشاور و [illegible] لال صاحب [illegible]

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
بوستان خیال جلد اول	[illegible]	گلشن جانفزا	
حدائق الانظار		فسانۂ گلشن	
شہدی نامہ بوستان [illegible]	[illegible]	قصہ طوطا مینا حصہ اول دوم	
بوستان خیال جلد [illegible]	[illegible]	سوم چہارم پنجم ششم [illegible]	
قاسم نامہ	[illegible]	خدا رول [illegible]	
آرائش محفل	[illegible]	قصہ شاہ روم	
[illegible] امانت [illegible]	[illegible]	قصہ سپاہی زادہ	
باغ و بہار	[illegible]	قصہ گل چین	
بوستان حکمت	[illegible]	قصہ سیاہ پوش نظم	
بیتال پچیسی	[illegible]	قصہ سیاہ پوش نثر	
[illegible]	[illegible]	قصہ مہین بادشاہزادی	
داستان امیر حمزہ	[illegible]	قصہ بہرام گور	
[illegible]	[illegible]	قصہ [illegible] حلیمہ	
[illegible]		قصہ پری [illegible]	
قصہ [illegible]		قصہ عاشق [illegible]	
قصہ [illegible]	[illegible]	لاؤنی بنارسی — لاؤنی [illegible]	
قصہ گل و صنوبر	[illegible]	خیالات نادر	

قوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای ہاے بیکس مظلوم قوم ای میری مفلوک قوم کیا آج تیری ہی ہای ہای کی چاروں طرف
دہائی ہے۔ ناخدا کا پتہ ندارد۔ تیری ہی بیمار شور برپا کر رکھا ہے۔ یہہ طوفان تیرے ہی لیے
ہی اٹھلایا ہے۔ تیرا قصہ کیا ہے۔ ابر تیرے ہی حال۔ تیرا ہی عروج کا ستارہ غروب
ہو گیا ہے۔ تیرا ہی شوکت کا نقشہ دکہاتا ہے۔ رعد تیرے بعض لٹ میں پناہ لی ہے
تو نے ہی پستی میں اپنا آفاق میں ثانی نہیں سمجھا۔ تو نے ہی غم و الم کو اپنا انیس بنا رکھا ہے
تو نے ہی خلاکت کو اپنا غمخوار گردانا ہے۔ سب تجھکو ہی آج حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں
تجھکو ہی کاہل۔ غافل۔ کج فہم۔ بیعقل۔ بدنصیب تصور کرتے ہیں۔ تجھکو ہی عالم سے
علاوہ جان رکھا ہے۔ تجھکو ہی نیم وحشی کہکر پکارتے ہیں۔ تجھکو ہی انسان خیال نہیں
کرتے۔ تجھکو ہی نیست و نابود سمجھہ رکہا ہے۔ تیرا ہی عدم وجود برابر جانتے ہیں۔ تیرا ہی نام و
نشان مٹا ہوا سمجھتی ہیں۔ تیرا ہی بول بالا نہیں خیال کرتے۔ تیرا ہی باغ جلکر ویران ہو گیا
تیرا ہی دریا چرھکر اوتر گیا۔ تیرا ہی سکہ چل کر رہ گیا۔ تیری ہی نمایش خاک میں ملگئی۔ تیرا ہی
دور دورہ جاتا رہا۔ تیری ہی بہادری واک جہان سے گئی۔ تیری ہی دلیری صورت بزدلی سے
بدل گئی۔ تیری ہی ہمت کم ہمتی بن گئی۔ تیری ہی شجاعت نامردی تصور کیگئی۔ تیرا ہی
علم دانی کا خاتمہ ہوا۔ تیری ہی تحقیق خاک میں ملگئی۔ تیری ہی جستجو پر پتھر برس گئے

تیری ہی تلاش ناکارہ سمجھی جاتی ہے - تیری ہی صورت ناپرستی پرستی ہے - ت
شہر میں نفاق کی تیز تیز لپٹیں جان جہان کو جھلسائے دیتی ہیں - تجھ میں ہی بازار جنگ
گرم ہے - خدائے حقیقی کی تو ہی سرکش بنی ہے - نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہی [illegible] نے طاق رکھا ہے - فرشتوں کو صور [illegible]
کو [illegible] صحف تو نے ہی [illegible]
کھیل سمجھی ہے - آسمانی [illegible] جاتی ہے - عالم
تو ہی قائل نہیں ہے - تیرے ہی [illegible] ان افعال سے متنفر کرے ہو گئے
صحف جابر تو نے ہی گردانا ہے - علماء مفسرین کو تو ہی بے تکا بکنے والا کہتی
ہی کے طریقوں کو تو ہی برا جانتی ہے - تقلید غیر مومن کو تو ہی فرض عین خیال کر
حج کو تو ہی لغو کہتی ہے - قرآن خلاف زندہ تو نے ہی بنایا ہے - مضامین قرآن
خیالات پر تو نے ہی چسپاں کیا ہے - جہل مرکب کی شان تجھ سے ہی عالم میں چم
تو نے ہی ہر متنفس کے دماغ میں یہ بات بسا دی ہے کہ ہیچ مادیگرے نیست
بالکل مٹا کر باطل کا تو نے ہی نقشہ جمایا ہے - چاروں طرف کی تف تف تجھ پر
رہی ہے - ایک عالم تجھی پر لعنت کرتا ہے - معدن جہل وغفلت تو ہی ہے
مصدر فساد عالم تیرا ہی نام ہے - [illegible] آسمان تیرا ہی دشمن جانی ہے
ذرہ ذرہ تیری ہی تکلیف رسانی میں لگا رہا ہی نہیں کرتا - تیرے ہی ہا

بھیک کا ٹھیکرا اور بھنگ کا پیالہ ہے۔ تو ہی در بدر ٹکرائی پھرتی ہے۔ تجھی سے ہی لوگ خائف و ترساں ہیں۔ تیرا ہی اعتبار زمانہ میں نہیں رہا۔ تجھی سے ہی عالم بدگمانی کرنے لگا۔ تیرا ہی زمانہ ساتھی نہیں رہا۔ تیری ہی کشتی بھنور میں پھنس رہی ہے اور ناخدا کا پتہ ندارد۔ تیری ہی عمارت شکستہ ہو گئی۔ تجھی پر ہی ناامیدی اور مایوسی و حرماں نے اپنا قبضہ کیا ہے۔ ابر تیرے ہی حال زار پر آنسو ڈھلکاتا ہے۔ بجلی تیری ہی حالت اضطراب کا نقشہ دکھاتی ہے۔ رعد تیرے ہی حال پریشان پر شور مچاتا ہے۔ شب تیرے ہی ماتم میں سیاہ لباس ہے۔ آسمان تیرے ہی لئے نیلگوں رہتا ہے۔

… کز آسماں آید ۔۔۔ گرچہ بر دیگراں قضا باشد
… نارسیدہ می پرسد ۔۔۔ خانۂ انوری کجا باشد

کی تو ہی مصداق ہے۔ میدان لق و دق کی سنسانی تیری سنسان حالت کو ظاہر کرتی ہے۔ جنگل میں درختوں کی شاخیں شاخیں تیری طبیعت کی لرزش دکھاتی ہے۔ در و دیوار کا سکوت تیرے ہی تنزل پر گواہی دیتا ہے۔ گوہر غلطاں کا قعر سمندر میں پڑا رہنا کیا تیری ہی پستی کا شاہد ہے۔ زمانہ فراز و نشیب کیا تیری ہی حالت سے نمایاں ہیں۔ کیا تیری ہی تیغ زبان زنگ آلود ہو گئی۔ کیا تیرے ہی نیزہ جاں ستاں کی نوک کند پڑ گئی۔ کیا تیری شمشیر براں

کی بڑائی جاتی رہی - کیا تیری ہی بندوق رنجک چاٹ گئی - کیا تیرا ہی خود فولادی اور زرہ بکتر پارہ پارہ ہوگیا - کیا تیرے ہی گھوڑے کی دوڑ دھوپ ماند ہوگئی - کیا تیری ہی شمع جلال بجھ گئی - کیا تیرے ہی جاہ و عظمت کا دیا ٹمٹمانے لگا - کیا تیری ہی وہ بیباکی خاک باد ہوگئی - کیا تجھسے ہی اسلام چھن گیا کیا تیرا ہی ایمان ساقط ہوگیا - کیا بازار تغلب تجھمیں ہی گرم ہے - بدنیتی کا سبق تیرے ہی مکتب میں پڑہایا جاتا ہے - دروغ کا تجھمیں ہی سب سے زیادہ جلوہ ہے پردۂ تعصب تیری ہی آنکھوں پر پڑا ہوا ہے - باہمی ناچاقی اور دشمنی تیرے ہی علما میں پھیل رہی ہے - تیرے ہی علما باوجود جہل مرکب کے اپنے کو خدائی علم تصور کرتے ہیں - بدعت و شرک کا تجھمیں ہی زور ہوا ہے - وحدانیت تجھمیں سے ہی مفقود ہوگئی - گور پرستی اے قوم تو ہی کرتی ہے - ڈھولک ناچ رنگ گانا بجانا تو ہی سُنتی ہے اور تجھکو ہی اسپر حال آتا ہے - پرستش تعزیہ تو ہی کرتی ہے - اُسپر پھولوں کے کنٹھے اور مٹھائی کے دونے تو ہی چڑہاتی ہے - ایک پیالہ کھیر اور دو خمیری روٹیوں کے لئے تو ہی تعزیوں پر ماتم کرنے جاتی ہے - اور اگر موقع بنے تو اپنے اماموں پر تو ہی تبرا بھی سُنتی ہے - تعزیوں کے لئے تو ہی اپنی جان دیتی ہے - غرض جو کچھہ کہ خداوند حقیقی نے جہان میں عیب پیدا کیئے ہیں اُن سب کی اے پیاری قوم آج تو ہی معدن ہے - کیا اسکے

خلافت تیرا ہی جہان میں زور شور تھا - تیری ہی ایک عالم میں دھاک بیٹھ رہی تھی - تیری ہی علم کی بجلی کی کڑک نے ایک زمانہ کو ہلا ڈالا تھا - تیرے ہی شوکت وجلال کا آفتاب جہان میں چمکتا تھا - زمین و آسمان تیرے ہی رعب سے تھرّاتا تھا - نوشیروانی عدل کو تو نے ہی مات کیا تھا - دارا کی دارائی کا تو نے ہی نقشہ مٹایا تھا - رستم کی رستمی تیرے ہی سامنے خاک میں ملگئی تھی - عرب کو عرب تو نے ہی بنایا - جنگل کو منگل تو نے ہی کہلایا - خار کو گل تو نے ہی کر دکھایا - بنجر زمین کو تو نے ہی ہرا بھرا کر دیا - چپہ چپہ پر سرائیں - کوئیں - تالاب - سر - شفاخانے تو نے ہی بنائیں - عدل آلہی کے فرمان تو نے ہی رائج کئے - زمانہ کو جلوۂ حق تو نے ہی دکھایا - حضیض ذلت سے عالم کو تو نے ہی اٹھایا - کفر کی تو نے ہی بیخ کنی کی - ظلمت شرک میں وحدانیت کا تو نے ہی نور چمکایا - سب اُمتوں پر تجھکو ہی فضیلت ہوئی - تیرے ہی اشعار و قصائد نے تمام یورپ کو ہلا ڈالا - بیت المقدس میں تو ہی دو صدی لڑی - تمام شہنشاہان یورپ کا تو نے ہی منہہ پھیرا - تیری ہی شمشیر برہنہ کے آگے وہاں کسی کی تلوار نہ چمکی - تیرے ہی نیزۂ جانستان نے مخالفین کو بیجان کر دیا - تیرے ہی گرز فولادی نے دشمنوں کے بھیجے نکالدیئے - تیرے ہی گھوڑے کی ٹاپ نے کفار کی زمینیں بھون ڈالیں - تیری ہی آواز سے بہادران یورپ کے کلیجے کانپتے تھے -

اسپانیا میں تیرا ہی سکہ چلتا تھا۔ وہاں کے لوگ تیرے ہی نام سے بچوں کو ڈرایا
کرتے تھے۔ پھریرا تیرا ہی پہلے وہاں اڑا تھا۔ شام و دمشق و بغداد میں
تیرا ہی سکہ چلتا تھا۔ دریائی سرخ تیری ہی دہشت سے خون ہو گیا۔ آسمان کو
مدام دہشت سے گردش ہی۔ افغانستان جیسے ملک میں تیرا ہی نعرہ بلند ہوا
ان کھوؤں اور پہاڑوں میں تیرا ہی اسلام چمکا۔ ان درندہ جانوروں کو تو نے
ہی آدمی بنایا۔ تیری ہی خوشبوؤں نے انکے دماغ کو بسایا۔ ہند میں پہلے
نقارہ اسلام تو نے ہی بجایا۔ شہرستان کفر میں تو نے ہی ایمان کا جلوہ دکھایا
بت پرستی میں تو نے ہی وحدت قائم کی۔ تو ہی عالم کی سرتاج بنی۔ کل علوم کو
تو نے ہی زندہ کیا۔ یورپ کی اصلی استاد تو ہی تھی۔ آزادی کا چاند تجھ سے ہی
دنیا میں تاباں ہوا۔ تہذیب محمدی کا تو نے ہی سبکو سبق پڑھایا۔ تیرے ہی
باغ رعنا کی خوشبوؤں کی لپٹوں نے دماغ عالم کو معطر کیا۔ ہر شخص کے دامن امید میں
گل مراد تجھ سے ہی ہاتھ آیا۔ تو نے ہی سبکو ہدایت کا رستہ دکھایا۔ سوتی بستی تیری
ہی آواز سے جاگی۔ بیڑے کو تباہی سے تو نے ہی آکر بچایا۔ دنیا کی ٹوٹی کشتی کی
تو ہی ناخدا بنی۔ عالم کی ڈوبتی ناؤ کو تو نے ہی تھاما۔ اسلام کا سکہ تمام عالم پر
تو نے ہی جمایا۔ ترک تجھ سے ہی ترک بنے۔ عرب کی شمشیر بہادری کو تو نے
ہی جلا دی۔ علم یونان کو از سر نو تو نے ہی زندہ کیا۔ تو نے ہی ہر ایک

اونے واعلی کو افلاطون سے زیادہ کر کے دکھایا - بو علی تجھسے ہی بو علی
بنا - حکیم فارابی معلم ثانی کا تجھسے ہی نام نکلا - حضرت ابوبکر صدیق اکبر کو تونے
ہی تخت خلافت پر بٹھایا - تونے ہی جناب کی صداقت کی قدر کو پہچانا -
تونے ہی ایسے صاحبوں کو اپنا فخر بنایا - حضرت عمر رضہ کے صدقہ سے تیری
ہی فرنگستان میں دہوم مچی - تیرے ہی حضرت عثمانؓ تاج سر بنے
حضرت علی رضہ کے سبب سے اے قوم تونے ہی درخیبر فتح کیا - ایسے
ایسے صاحبوں پر اے قوم تو ہی ہمیشہ فخر کیا کرتی تہی - اے قوم خواجہ حسن
بصری - خواجہ حبیب عجمی - امام اعظم ابوحنیفہ نعمان کوفی - سفیان ثوری
داؤد طائی - شقیق بلخی - امام مالک - امام ابو یوسف - امام موسی کاظم
ابن امام جعفر صادق - امام محمدؒ - فضیل عیاض - شیخ معروف کرخی - امام
علی موسی رضا ابن موسی کاظم - امام شافعی - امام محمد تقی بن امام علی موسی رضا
بشر حافی - خواجہ بایزید بسطامی - حاتم اصم - احمد خضرویہ - احمد ابن حنبلؒ
ذوالنون مصری - محمد اسمعیل صاحب صحیح بخاری - سری سقطی - امام علی
تقی - شیخ ابوبکر الشبلی - شیخ ابوسعید ابوالخیر - امام محمد غزالی - احمد غزالی -
خواجہ مودود چشتی - جار اللہ زمخشری صاحب تفسیر کشاف - شیخ الاسلام احمد جام
- یوسف ہمدانی - مولانا جلال الدین مولوی رومی - محی الدین بن عربی - وغیرہ وغیرہ

تیرے ہی پشت پناہ تھے - تیرے ہی صدقہ میں اونہوں نے علم پڑھ کر اپنا ثانی تمام عالم میں نہیں رکھا تھا - تو پھر اے قوم کتنے افسوس کا مقام ہے کہ تو ہی تو یہہ تھی اور تو ہی بالکل اوسکا برعکس ہوگئی - کیا تقاضای غیرت اسیکو کہتے ہیں - کیا شرم اسکی گواہی دیتی ہے - کیا حیا اس بات پر شاہد ہے - کہ آسمان پر چڑھکر پستی میں گر پڑا اور پھر ہرگز کبھی اوٹھنے کا قصد نکر - اے بہائیو یہی وقت ماتم ہے - اسی حالت کو تعزیت خیال کرکے اگر ماتم کرو تو بہت مناسب ہے - تمہارا تاج علم اوترگیا - تمہارے دینی کپڑے پہٹکر ٹکڑے ہوگئے - تمہارے رخساروں کی آزادی کی سرخی جاتی رہی - اب تم ہو اور لباس ذلت اور بے غیرتی - لیکن پھر بہی وہی جوں کی توں غفلت ہے - کمی تو کیسی اور دن دونی اور رات چوگنی ہوتی جاتی ہے

زمانہ بہر تو تابوت می دہد ساماں   تو خود زگوشہ مسند فرو نمی آئی

یہاں اب نام کے مٹنے کی بہی نوبت آگئی اور اصلا خبر ہی نہیں - سارا غفلت کا نتیجہ ہے ورنہ اونہیں کے خون تو تم میں ہیں کہ جنہوں نے بے سر و سامانی کی حالتیں کیا کر دکہایا تہا

زخود گر دیدہ بر بندی چہ گویم کاجہاں بینی   ہماں کز اشتیاق دیدنش زادی ہماں بینی

بس اب جو اگر ترقی چاہتے ہو اور خواہش ہے کہ یہہ حالت بدل جائے سہ

مگو کہ جوہر الماس و معدول از سنگ   کہ وہ سنگ بکف حاضری تو بینائی

سبک عنان شو خود را بخاک علم رساں   ازیں چہ سود کہ انگشت جہل میخوائی

جنون زسر شد و دست عقل گیر بیا   گریں بہانہ مسلم نئی کہ شیدائی

عصا بکف شو و تکبیر فتح خوان و برو   کہ گشتہ زتو ہمت کہ ناشکیبائی

مدد کرتا ہے وہ انکی معاون ہین جو آپ اپنے

حامداً و مصلیاً

ترجیع بند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نالہ و اویلہ و بکا اے قوم — ماتم و ماتم و عزا اے قوم
چھین لی کسنے یہہ تری شوکت — نام کیون مٹ گیا ترا اے قوم
تجھکو کیا ہو گیا بتا تو سہی — کیا ہوا تیرا وہ نما اے قوم
بٹہا نے لگا دیا تیرا — دیکھہ اسکو تو مت بجھا اے قوم
تیری تقدیر کو کہ پست ہوئی — پھر نصیبے کو آزما اے قوم
ہائے کس کی نظر لگی تجھکو — دور دورا کہان گیا اے قوم
ہفت کشور مین نام تیرا تہا — سکہ عالم مین چلتا تہا اے قوم

نیم وحشی لقب ملا تجھ کو — کر دیا تجھکو ادھموا اے قوم

وہ کڑک اور دمک چمک تیری — برق مانند کوندنا اے قوم

نام انہیں سے کچھ بھی ہے باقی — مٹ گیا سارا ایا بتا اے قوم

تیری چتون کی شوخیاں ہے ہے — تیرا وہ ناز اور ادا اے قوم

غل ہے چاروں طرف یہی اب تو — قدم آگے کو پھر بڑھا اے قوم

پہلی عظمت کو کچھ تو دکھلادے — بات پہلی سی کچھ بنا اے قوم

سب یہی تجھکو آج کہتے ہیں — چار سو ہے یہی صدا اے قوم

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہنما بنو اپنے ۲

حامیٔ قوم کا لقب پاؤ — منتظر خاص و عام بنجاؤ

خدمتِ قوم میں ہو وہ پویا — وہ حمیت کا شعلہ بھڑکاؤ

حامی حامی تمہیں پکاریں سب — اک زمانہ سے بس یہ بجھاؤ

کھوج علم و ہنر کا گر پاوے — قوم کے پاس اسکو تم لاؤ

آتش کینہ و حسد کو تم — آب الفت سے یوں بجھا جاؤ

نام پھر قوم میں نہ رہ اسکا — کچھ تو حالت پہ اپنی گرماؤ

حال ہے سبکا اب زبون یارو — گر مدد تم سے ہو سکے آؤ

برق ٹھنڈی یہہ پڑ گئی کیسی | اپنی ہمت سے اُسکو دوڑاؤ
ملگیا خاک مین نشان سبکا | جان مُردون مین پہر سے پہونکواؤ
جو شرافت تہی ہوگئی معدوم | کہوج پہر اُسکا کچہہ تو تم لاؤ
کوئی دنکا یہہ نام باقی ہے | دیکہو اب نہ ہو کہ پچتاؤ
ابتو غفلت سے ہائے تم چونکو | نیند مین ایسے بہی نہ سناؤ
کیا ہوا کیا ہوا تمہین یارو | کیسے ہو مرد کچہہ تو گرماؤ
لو مچاؤ یہہ شور اب ہرسو | اس عدا کو جہان مین دوڑاو

آپ مشکل کشا بنو لپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

پہر زمین و زمان کو تہرادو | پہر زمانہ کو اور چمکوادو
بجلیان بجلیان ارادونکی | پہر رگ و پے مین اپنے دوڑادو
اپنے علم و ہنر کی عظمت سے | اک عالم کو چین ہی بلوادو
دو جلا آپ اپنے گوہر کو | آب و تاب اُسکی سبکو دکہلادو
زلزلہ ایک جہان مین پڑجاوے | علم کی برق ایسی کوندادو
کہ بزرگون نے تہی ترقی جو | ویسی اک بار کرکے دکہادو
اپنی ہمت سے تو مدد یارو | اُس سے علم و ہنر کو چمکادو

چلو آگے کو پیچھے مت ہٹنا	جس سے عالم میں لیں یہ سنوا دو
قوم کا یا پلٹ ہوئی کیسی	یک بیک اب اسکو پلٹا دو
ہیں جو قومی یہ الجھنیں ساری	انکو تم چٹکیوں میں سلجھا دو
اصلیت پر پھر اپنی آ جاؤ	رہ ترقی کی سبکو بتلا دو
بڑھ ہو آگے بڑھے چلو ملکر	ایکا عالم کو اپنا دکھلا دو
اٹھ کہ کھڑے ہو کہ سو چکے اب تم	اک عالم میں برق چمکا دو
بس وظیفہ یہی کرو اپنا	اسکو عالم میں پڑھ کے سنوا دو

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

اپنی ہمچشموں کی کرو غیرت	اپنے ہمجولیوں سے لو عبرت
ہیں ترقی میں دیکھو کیا پویاں	کیا چھپا چھپ یہ کرتے ہیں محنت
آج مشرق میں کل ہیں مغرب میں	یہ تک دو ہے انکی بس عزت
تم ہو اپنی خبر نہیں تم کو	کس بلا کی ہے چھا گئی غفلت
کچھ تو تم بھی تو کلبلاؤ اب	پاؤں ہاتھوں کو کچھ تو دو حرکت
دیکھو دن ہے چڑھا چلا آتا	دھوپ کی ہو نہ جائے پھر شدت
راہ پھر طے نہ کر سکو گے تم	جاگو جاگو کہ اب بھی ہے فرصت

جوش دل کچھہ ذرا تو دکھلا دو
آپ اپنے کو کچھہ تو دو ہمت

مٹ چکے تم جو کچھہ کہ مٹنا تھا
کالعدم ہو گئے بصد ذلت

اسم باقی مسمے کھو بیٹھے
ہائے افسوس بخت کی شامت

ہے مروت کا خاتمہ تمپر
تو ہی الفت کی تمپہ ہے تہمت

گر تغلب ہے سب سے بڑھ تر ہے
بے ایمانی کی تمپہ ہے حجت

اک زمانہ مین بنگئے نکو
ہائے اسکی ذرا بھی ہے غیرت

یاد تم اس سبق کو کر لو اب
سب مین دخواص اسکو ہے شہرت

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

مٹ چکا مٹ چکا تمہارا نام
دیکھو ہوتا ہے اور کیا فرجام

اٹھو تھا سو شان عزت کا
اٹھو پکڑو پھر دامن ناکام

الفت قوم کا جلا گلشن
اسکو کہتے ہین گردش ایام

تم بھٹکتے پھرو ہو مین ہر سو
تمکو ملنا نہین ہے اب آرام

ایسے غوطے خواب غفلت مین
اک زمانہ مین مچگیا کہرام

تھا جو لہو لعب مین کھو بیٹھے
کیون کیا تمنے قوم کو بدنام

خوف اللہ شرم مصطفوی
کچھہ تو رکھنی تھی تمکو اے ناکام

ابتو جانوں کے پڑ گئے لالے ہائے بدنام کیوں کیا اسلام
تمکو لازم تہا اتباع نبی کیوں کیا اور تمنے پیش امام
وہ اولوالعزمیاں کہاں کہوئیں نام آور کہاں ہوئے گمنام
تیغ براں کی ہائے برّانی نیزہ برق وش وہ خوں آشام
خود فولاد اور زرہ بکتر وہ تسلسل کمند سہ صد دام
کہوکے سب چوڑیاں پہن بیٹھے اسپہ انگلش کو دیتے ہو الزام
اب ترقی جو اپنی چاہو تم اسکو تم پڑہلو آکے خاص و عام

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہنما بنو اپنے

گم کیا تم نے نام برتر کو اپنے اُس قومی تاج و افسر کو
اپنی عظمت کو اپنی شوکت کو اپنی عزت اور اپنے مفخر کو
اپنی ہمت کو اور جرأت کو اور شجاعت کے تاج انور کو
اپنی انکھوں سے ہے حیا کھوئی کھو دیا دل سے علم اطہر کو
قومی الفت کو اور راحت کو اپنی شامت سے نیک اختر کو
ایسی جلدی سے چھنگیا سب کچھ کر دیا مات جسنے صرصر کو
تجکو چکرا یا ایک گردش نے چھان ڈالا ہے جس نے در در کو

پہلی شوکت کے سارے شاہد ہیں
تجھ لیے قوم رونا آتا ہے
جو کڑی ساری گم ہوئی تیری
ڈنکا بجتا تہا علم کا ہر سو
یہہ نصیحت مین تجکو کرتا ہون
پہر ترقی گر اپنی چاہے تو
کر عمل اسپہ اے میری بلبل

دیکہو کہجرون کو اور ہر سر کو
وقت ماتم ہے یہہ خرد و در کو
کہو دیا تو نے چال فر فر کو
یاد ہے ہند اور بربر کو
ہو چلا جس سے تیرے گوہر کو
ہو بلندی جو نام اکبر کو
سن مقدم کو اور موخر کو

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

یاد تمکو عرب کا ہے قصہ
اس مین تہی کیا حمیت قومی
ایک پر ایک جان دیتا تہا
انکی اس جستجوئے علمی نے
تہا سکہایا کہ عیسوی دم وہ
وہ ارسطو کے گوہر مکنون
وہ سکندر کی حکمت عملی

اس کے پر زور دست و بازو کا
اور تہا اس مین کیا ید طولے
اور باہمدگر تہے کیا شیدا
ایک عالم کو کر دیا زندا
زندا جس سے ہوا تہا ہر مُردا
وہ فلاطون کے جوہر یکتا
اور طریقہ وہ ملک گیری کا

انکی ہی محنت و مشقت سے — سبکو اک بار زندہ کر ڈالا
کیا عرب اور یود کیا اُسکی — جسکا عالم پہ جمگیا سکّہ +
اُسکی قوت کی برق لرزاں نے — ایک طوفان کر دیا برپا
زلزلہ پڑگیا تھا عالم مین — بس ہی چلکہ مین آگئی دنیا
وہ تمہارے ہی باپ دادا تھے — اُنکی اولاد تم ہوا ویلا
ہائے منہ کو کلیجہ آتا ہے — یاد آتا ہے عہد جب پہلا
ڈھونڈلیئے نہ تو معاون کو — دیکھہ اسکو جو آگئے ہے لکھا

آپ مشکل کشا ہنو اپنے
آپ تم رہ نما ہنو اپنے

عہد انگلش سے ہند ہے گلشن — اسکی ہر شے مین ہے بہار چمن
عدل کی وہ نسیم چلتی ہے — شمع انصاف وہ ہوئی روشن
جس سے ہر شخص ہے خوش و خرم — ہند سارے کا سارا ہے ایمن
اب برٹی کے مہر رخشان نے — ہند کو بس بنا دیا لندن
یہہ جمیت کا سارا باعث ہے — جس سے انگلش ہے آج فخر زمن
تم جمیت سے بھاگے پھرتے ہو — پھر مس خام کیون بنے کندن
کوئی دنیا مین ملک ہے ایسا — جسپہ چھائی ہوئی بلائے محن

عہد انگلش سے ہو نفع کیونکر
جبکہ باہم دگر ہو تم دشمن

سارے عالم کی تم پہ آفت ہے
مہربانوں سے جبکہ ہے ان بن

علم بھی ہائے ہو چکا رخصت
لو چلا اور تم سے ہر اک فن

آدمیت بھی گم ہوئی ایسی
نہیں آتا نظر سوا لچھن

یا شرافت کو تم سے رونق تھی
اور علموں کے تھے تمہیں مخزن

سب کی مشکل کشائی کرتے تھے
ہم وطن ہو وہ یا کہ غیر وطن

ہے علاج اسکا بس یہی اب تو
ہے ترقی کی اب یہی معدن

آپ مشکل کشا ہو اپنے
آپ تم رہ نما ہو اپنے

۹

ہائے تیرا وہ گوہر ایماں
جسکی تابش سے تھا جہاں خجل

ہائے تیری شریعت اصلی
جسنے تجکو بنایا تھا انساں

ہائے تیری امامت قومی
ہائے قضات کا تری فرماں

ہائے تیری شیوخ دین متین
ہائے تیرے وہ مجتہد زماں

ہائے تیرے وہ منطقی فاضل
ہائے تیرا وہ علم فقہ و بیاں

ہائے تیرے محدث اور فقیہ
اب ظہور انکا ہے جو غیر امکاں

ہائے تیری زباں کی طراری
ہائے تیرا وہ لہجہ الحاں

ہائے تیری بلاغت معنی — ہائے تیری فصاحت اور بیان
ہائے تیرے وہ عالم و عامل — ہائے دینا ہین تیرے نکتہ دان
ہائے تیری وہ باہمی الفت — اور ہونا وہ یک دل و یک جان
ہائے تیرا وہ جوشش ایمانی — جسپہ کرتی تہی مال و جان قربان
ایسے ہی اور صفت بے ہمتا — جو کہ تجھہ مین تھے قوم ایک زبان
تو بھی منہ ڈہانک کر انہین رو لے — تجھسے یہہ ہو چکے ہین سب نالان
کوئی انہین سے گر تو اب چاہے — سنلے اور کر عمل تو اے نادان

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

کیا زبون آج تیری حالت ہے — تجھپہ ٹوٹی جہان کی آفت ہے
پائمال ایسی ہوتی جاتی ہے — دونی ہر روز اور مصیبت ہے
تاب رونے کی بھی نہین باقی — وہ الم پر الم کی شدت ہے
ناطقہ بھی ہوا ہے بند تیرا — بات کرنے کی بھی نہ طاقت ہے
تو بلندی مین کل سماک پہ تھی — اب سمک سے بھی پست نوبت ہے
فخر کو تجھسے فخر تہا پہلے — اب تو ذلت کو تجھسے خفت ہے
سب نے تجھہ کو حکم بنایا تہا — آج انکو ہی تجھسے نفرت ہے

تونے عالم کو تھا ہلا ڈالا / جسکی شاہد تیری حکومت ہے
نام بھی گرچہ تیرا مٹنے لگا / پھر بھی تجھہ مین وہ کبر و نخوت ہے
جسنے تجکو غضب مٹایا ہے / تو محمد کی ہائے امت ہے
سب حقارت سے دیکھتے ہین تجھے / تجھکو اسکی ذرا بھی غیرت ہے
اور اقوام مین جو تیرے سوا / انکی تو دیکھہ کیسی جرأت ہے
پہلے افلاک سے بھی برتر تھی / اب بھی کچھہ باقی تیری رفعت ہے
یاد کر لے اسے تو اب آکر / تجھکو منظور گرچہ عزت ہے

آپ مشکل کشا ہوا اپنے
آپ ہم رہ نما ہوا اپنے

۱۳

قوم تونے یہہ کیا کیا ہے / داغ دین کو لگا دیا ہے ہے
فخر تھا جس سے ساری دنیا کو / آج کے دن وہ مٹ چکا ہے ہے
اثر علم دنیوی کیا / نام کو بھی نہ وہ رہا ہے ہے
کیسی تعلیم علم نبوی تھی / ملتا ہے اسکا کچھہ پتہ ہے ہے
حق کے طالب کہان گئے آخر / انکا کچھہ تو نشان لگا ہے ہے
تو بھی آخر کو فخر عالم تھی / جوش اب بھی تو کچھہ دکھا ہے ہے
تیری کشتی بھنور مین آن پہنچی / اب پکار اسکا ناخدا ہے ہے

یاد نا اتفاق چلتی ہے
بجھ نہ جاوے تیرا دیا ہے ہے

نام آخر کو یہہ نہ مٹ جاوے
زد سے افلاس کی بچا ہے ہے

شست ہو گئی کب تلک کہدے
وقت ہے دست پا ہلا ہے ہے

نام اسلام کی نہ ہو دشمن
خاک مین اسکو مت ملا ہے ہے

تجھمین کل وہ جلال عظمت تھا
اور عالی وہ مرتبہ ہے ہے

ایک دن تھا بھلا بتا تو سہی
پہلے یہہ تھا جواب ہولے ہے ہے

اس سے تیری ترقی ممکن ہے
بھولیو مت اسے ذرا ہے ہے

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

۱۲

ایسا دشمن کوئی بھی ہوتا ہے
گوہر عزت کا یوں ڈبوتا ہے

دیکھہ قوم اسکو تو سمجھ تو سہی
ایسی غفلت مین کوئی سوتا ہے

جسکو اللہ دیوے یوں عزت
حیف پھر اُسکو کیوں وہ کھوتا ہے

تو بھی روتی ہے اپنی حالت پر
ایک جہاں آج تجھپہ روتا ہے

کیونکہ لیو لگا جو سے گندم وہ
جو کہ کھیتی مین جو بھی بوتا ہے

کل جسے پاس شرم و غیرت تھی
اب حیا سے وہ منہ کو دھوتا ہے

قوم تیرا بھلا کرے مولےٰ
دیکھہ اثر اس دعا کا ہوتا ہے

جان تک تجھپہ صدقہ کرتا ہوں — تجھپہ دل آٹھہ آنسو روتا ہے
پاک دامن ہے گر بچے تو بچا — ابر عصیاں اسے بھگوتا ہے
تجکو آرام آنہ جائے کہیں — خار غم اسلئے چبھوتا ہے
تو ہے اور بخت شوم تیرا ہے — کب تلک ساتھہ دیکہیں ہوتا ہے
ہوش مین آکے جان بچا اپنی — اور جگا بخت کو کہ سوتا ہے
اپنے ناصح سے کر نہ تو ان بن — سبکو عالم مین یہہ ڈبوتا ہے
تیرا ابتو ہے بس بہلا اسمیں — یہہ ہی ذلت کی گرد دہوتا ہے

۱۳

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

پھر ہماری تو اے خدا سنلے — سبکی فریاد اور ابکا سنلے
تجھپہ ہی ابتو بس بہروسہ ہے — آہ و زاری کی یہہ صدا سنلے
ہائے ترکی بہی اب تمام ہوئی — میری جاں تجھپہ ہے فدا سنلے
اور دو روکے سب دعا مانگیں — دل کا شاید وہ مدعا سنلے
تجکو بہی کچھہ خبر ہے عالم کی — نام بہی مٹ گیا جو تہا سنلے
دیں کو بٹا لگاتی ہے ناحق — کچھہ تو مرحوم کی صدا سنلے
تیری ساری چمک ہوئی مدہم — چل بسی دور وہ ضیا سنلے

کچھ ہو اسمین کسیکا پھیر — ایک تیری ہی ہے خطا سنلے
تو نحوست نے تجھکو گھیرا ہے — ہے یہہ اعمال کی سزا سنلے
کوئی اب ہے آج عالم مین — جو کہ یہہ حال درد زا سنلے
اٹھو طوفان مین آگئی کشتی — ڈوبتون کی کوئی صدا سنلے
کیا شکایت کرین نصیبے کی — گوش دل سے یہہ بجا سنلے
کھو دیا ہاتھ سے جو اپنا تہا — اسمین پہر کسکی ہے خطا سنلے
بات پہلی سی تیری بنجاوے — قول گر آکے یہہ میرا سنلے

۱۴ آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

جو کیا تو نے ہے سزا تیری — ہے خطا اور خطا خطا تیری
کیون شکایت تجھے نصیبے کی — کیا دلیل اسمین ہے بتا تیری
ایسی بے غیرتی خدا کے لئے — شرم ہے تیری اور حیا تیری
اپنے حق مین بھلا برا سمجھے — ہین یہہ پہر سمجھ پہ کیا تیری
کوئی چڑھتا ہے تو اترتی ہے — کیا طبیعت مین آگیا تیری
تو نہ غفلت سے ہائے کچھ چونکی — مچگئی دھوم جا بجا تیری
تجھکو دولت سے سخت نفرت ہے — اور فلاکت ہے دلربا تیری

جان اب کیونکہ تیری بچتی ہے — بس خدا ٹالے یہہ بلا تیری
تاب فریاد بہی نہ تجھمین رہی — کیون نکلتی نہین صدا تیری
پاس تجھکو رہا نہ عزت کا — یہہ طبیعت مین کیا جفا تیری
کب نحوست یہہ تجھسے جاویگی — کیا ہے تقدیر مین لکھا تیری
تجھسی حالت نہ ہووے دشمن کی — یہہ مصیبت نہ دے خدا تیری
تجھپہ تیرا عدو بہی روتا ہے — ایسی حالت ہے دردزا تیری
بس بناویگا سرخ رو یہہ تجھے — اس کو فریاد تو سنا تیری

آپ مشکل کشا ہوا ہے
آپ ہم رہ نما ہوا ہے

۱۵

ہے قسم تجھکو تیری عزت کی — تیری حرمت کی اور عصمت کی
تیری شوکت کی اور جلالت کی — تیری عظمت کی اور رفعت کی
اصل کی تیری اور نجابت کی — سب ہے یہہ تیری شرافت کی
تیری قضات کی امامت کی — رہ نمائی کی اور ہدایت کی
وہ طریقت کی اور شریعت کی — اور نبی کی رہ فضیلت کی
تیرے اُن حوصلون ارادونکی — اُس اخوت کی او محبت کی
تو جو الفت کی مہربانی کی — تیری باہمدگر صحبت کی

تیرے اشعار اور قصائد کی — اور زبانوں کی تیری جودت کی
تیری اس گفتگوئے شیریں کی — پھر فصاحت کی اور بلاغت کی
فکر کی ذہن کی تخیل کی — عقل کی قلب کی طبیعت کی
دیں کی مذہب کی اور یقیں کی — نبی اور اسکی اس نبوت کی
ماسوا انکے ہے خدا کی قسم — جو کہ مصلح ہے تیری حالت کی
لاج گر رکھنی ہے تجھے سبکی — اور ہے شرم مومنیت کی
اٹھہ کھڑی ہو جو کچھہ بھی غیرت ہے — ہے یہہ سیڑھی تیری جنت کی

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

۱۶

تیری حالت زبوں ہے پر غم ہے — اسپہ بھی ہے جو کچھہ وہ پہر کم ہے
تجھپہ دونی اگر مصیبت ہے — اسکا نے فکر تجھکو نے غم ہے
تیرا غم ہے انیس آٹھہ پہر — اور فلاکت تیری سو ہمدم ہے
رو لئے اتنی کہ بہگئے دریا — چشم تر آج خشک و بے نم ہے
رہگیا تھا فقط یہہ نام مگر — ابتو اس سے بھی تجھکو تاں م ہے
شہد شیریں تہا کل جو تیرے لئے — آج حق میں تیرے وہی سم ہے
کل برستیں تہیں رحمتیں تجھپر — آج لعنت برستی پیہم ہے

کیون فلک اب بھی تجھکو صبر نہین
ظلم کے مارے گو کمر خم ہے

یہہ تو اپنے کئے کو بھرتی ہے
آخری دم ہے جو تیرا دم ہے

شرم سے ڈوبیں ہم کہاں جاکر
ایک یم تھا سو وہ بھی بے نم ہے

ہم کہیں کس سے درد دکھہ اپنا
کوئی غمخوار ہے نہ ہمدم ہے

کل خوشی کے تھے ڈھیر چار طرف
اب الم پر الم ہے غم غم ہے

رہے مرحوم قوم تو شاداں
اب ہماری دعا یہہ پیہم ہے

ہو عمل اسپہ یہہ دعا ہے میری
جو کہ لکھا یہہ آگے انظم ہے

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

١٧

کس بلا کی تجھے ہوئی خواری
اپنا سر پیٹتی ہے خود زاری

کوئی رستہ نہیں فلاحت کا
کیونکہ آساں یہہ ہو گی دشواری

سینکڑوں تھے مرض تجھے لیکن
تھی فلاکت کی یہہ نہ بیماری

نام محنت سے تو گریزاں ہے
جس سے ہے تجھکو بس نگونساری

ہائے ہر امر میں وہ تیز ردی
اور کاموں میں گرم رفتاری

کیونکہ آوے گی قوم پھر سمجھیں
جبتلک ہو نہ تجھہ بھی بیداری

جنکو غفلت سے کل جگایا تھا
آج تجھپہ وہ کرتے ہیں زاری

کونسے رخ کی چل رہی ہے ہوا — اور ہے کس طرف تو اب ساری
تجھسے غفلت خدا کرے جائے — دیوے اللہ تجھ میں ہشیاری
ہائے وہ نظم برق وش تیری — اور آب رواں سی نثاری
تیری اس بے ہشی کا میں قرباں — اور زمانہ کی تیرے عیاری
تیرا کوئی بھی یہاں معاون ہے — کوئی کرتا ہے یا خریداری
تیری اس بیکسی پہ روتا ہوں — تیری حالت سے ہے جگر خوا[ری]
بند کو پڑھ کے بن حمیت ور — لے علم اور کر علمداری

۱۸

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

ہائے تیرے فقیر اور امیر — تھے جو عالم میں مثل بدر منیر
جنسے صدہا غریب پلتے تھے — جنسے عالم تھا ایک فیض پذیر
تجھپہ اے قوم جان دیتے تھے — اور کرتے تھے صدقہ مال خطیر
تو ادہر خوش تو وہ ادہر خرم — تو ادہر غمگیں وہ ادہر دلگیر
رنج سے تیرے رنج تھا انکو — درد میں تھے وہ ساتھ تیرے اسیر
تجھکو مطلوب یوں بنایا تھا — گویا ان کی تھی بس یہی تقدیر
تجھکو انسے ہی کیسی رونق تھی — اور عالم میں کیسی تھی تشہیر

آج تجھ سے کنارہ کش وہ ہوے　　جنکی کل تھی تو قوم خود دگیر
تیری الفت ہی وہ انھیں مرکی　　اور رہے عشق میں نہ تیرے اسیر
ق
یوں لٹاتے ہیں زر وہ بے عقل و ہش　　اور رکھتے ہیں یوں وہ خرچ کثیر
گویا تیرا نہیں ہے حق انپیر　　یا محاسب نہیں خدائے قدیر
ہے مغنّی کا کوئی ہمصحبت　　جسکا دنیا میں ہے محال نظیر
کوئی زہرا جبیں پہ مرتا ہے　　جسکی زلفوں میں بس بھرا ہے عبیر
اسنے کہدے کہ اسکو وہ سمجھیں　　آگے جو کچھ کہ ہوتا ہے تحریر

۱۹

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

تیری حالت نہ ہووے کیونکہ الیم　　یہہ امیروں کی تیرے ہے تعلیم
پاس انکو رہا نہ عزت کا　　شرم مدت سے ہوگئی ہے عدیم
بھانڈوں اور کسبیونکو دیتے ہیں　　اپنہ جاری ہے انکا لطف عمیم
یوں نہ دیویں گے ایک بھی پیسہ　　گرچہ مانگے پھڑک پھڑک کے یتیم
انکو ہوگی نہ اسکی کچھ پروا　　گر کرے کوئی اپنا سینہ دو نیم
رحم کو رحم وہ سمجھتے نہیں　　کچھ طبیعت ہے انکی ایسی سقیم
تیری حالت پہ وہ بھی ناظر ہیں　　گر ایسے ہوئے ہیں وہ بھی لئیم

خوف اس ظلم کا نہ کچھ بھی رہا ۔ نہ انھیں ڈر ہے کچھ خدائے کریم
علم زہر ملا اہل انکے لیئے ۔ ادب انکے لیئے زقوم و حمیم
جہل بھی انسے خود گریزاں ہے ۔ ڈر سے نخوت کے تن میں عظم رمیم
اسپہ دعوے ہے پھر بلا کا انھیں ۔ ہیں فلاطوں کے گویا آپ سہیم
انکی اس خوفناک حالت پر ۔ کر رحم اے میرے خدائے رحیم
خواب خرگوش سے جگا انکو ۔ کر نہ طعنوں سے انکا گوش صمیم
انکو سمجھا دے خوب یہہ رتبا ۔ آگے آکر ہوا ہے کیا ترقیم

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

٢٠

ہو نظر اے میرے غریب نواز ۔ داد پاتے ہیں تجھسے اہل نیاز
اتنی جلدی ہو قوم کا پایلٹ ۔ سب سمجھنے لگیں اسے اعجاز
خود تو محرم ہے کیا کہیں تجھ سے ۔ سارے عالم میں آپ ہے ممتاز
یاد آتا ہے تو مصیبت میں ۔ تجھکو سختی میں دیتے ہیں آواز
کیونکہ ہو وینگی مشکلیں آساں ۔ ہوتی جاتی ہیں دمبدم جو دراز
آفتیں ہمپر اب جو نازل ہیں ۔ ہے زمانہ کی یہہ نشیب و فراز
اپنی ہمت پہ تو بھروسہ کر ۔ اپنی اوقات کی تو کر اعزاز

قدم اب بے دھڑک تو رکھ آگے	جیسے رفتار دلبر طنّاز
پردہ آنکھوں سے تو اٹھا اپنی	تاکہ عالم کی دیکھلے پرواز
تجھپہ عالم کی آفریں ہو سدا	اور دنیا میں ہو تیرا اعزاز
سُرخ رو ہو تو دونو عالم میں	نرم ہو تیرا قلب اور گداز
سارے عالم میں تیرا ڈنکا بجے	دو جہاں میں ہو سب سے تو ممتاز
دل لگا کر تو اب میری پیاری	اسکو سنلے کہ ہے یہی اعجاز
تجھکو بخشیگا پہلی شوکت یہہ	اور تجھکو بنا دیگا باساز

٢١

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہنما بنو اپنے

ہوئی بس ختم اب مسلمانی	پیش آئی جو کچھ تھی پیش آئی
کر تو ماتم کہ وقت ماتم ہے	تیری خاقانی ہو گئی فانی
دست افسوس ملتی ہے ناحق	فائدہ دیگی کیا پشیمانی
تجھسے وہ دست کش ہوئے آخر	جنکی ایک روز کی تھی مہمانی
تیرے اعمال کا نتیجہ ہے	تیرے فعلوں سے ہے یہہ عریانی
فقر شاہی تیرا بہتر تھا	ابتو تذلیل میں ہے خاقانی
آج تحقیر سے وہ ناظر ہیں	کل جو کرتے تھے تیری دربانی

داغ بدنامی سے بچا دامن
ہو نہ آلودہ پاک دامانی
پڑ گیا ٹھنڈا شعلۂ دینی
بجھ گیا ہے چراغ روحانی
ہائے تیری وہ حکمت یمنی
اور تیرے علوم شروانی
الوداع الوداع انھیں کہدے
اور کر انکی مرثیہ خوانی
تو گریباں میں ڈال منھ اپنا
قوم تیری یہی ہے جولانی
تھا نہ شوکت میں کل تیرا ہمتا
اب نہ ذلت میں ہے تیرا ثانی
بند مشکلکشا کو دیکھ ذرا
فرق پر تیرے ہو یہ ارزانی

۲۲

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

اٹھ گھڑی ہو کہ وقت میموں ہے
تیرے یہ واسطے ہمایوں ہے
تجھکو آزادی ہر طرح دی ہے
تجھ سرکار آپ مفتوں ہے
تجھ یہ وکٹوریہ کوئن ہے فدا
دیکھ تو بخت کیسا مقروں ہے
عدل انگلش ذرا تو دیکھ اگر
ہو سکے حاکم وہ تیری ممنوں ہے
گو کہ آنسو رواں نہیں لیکن
چشم فتاں تیری تو میگوں ہے
دل ہوا چھلنی مارے صدموں کے
اور جگر ہے سو وہ نرا خوں ہے
ہارنا تو نہ قوم ہمت کو
تیرا سہارا یہ ربع مسکوں ہے

یوں نہ کرتی تو کیوں غضب ہوتا
بوئی علمی بھی اب نہیں آتی
نئی تحقیق ہائے بھاتی نہیں
جا کسی دشت میں تلاش تو کر
تجھ میں اب بھی ہیں سیکڑوں گوہر
ہوئی اب جل کے گرچہ خاکستر
مرض اس سے ہی تیرا جاویگا

جبکہ اللہ تجھ سے مفتوں ہے
مثل معدوم گنج قاروں ہے
تجھکو طب میں جو کچھ ہے قانوں ہے
تیرا شاید خزانہ مدفوں ہے
اور ہر اک خزانہ مکنوں ہے
تب بھی ہر کام میں تو موزوں ہے
کیونکہ تیرے لئے یہ معجوں ہے

۲۳

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہنما بنو اپنے

اب بھی غفلت سے گر نہ تو چونکی
پہلی ہمت پہ کر نظر اپنی
شرم اپنے بزرگوں کی تجھکو
گر اس کی حیا تو لازم ہے
اسکا اتنا بھی حق نہیں تجھ پر
مہر دولت تیرا غروب ہوا
شرم کرتا ہے جہل اب تجھ سے

ق

دے ہی بیٹھے گی ہے جو کچھ باقی
تاکہ اسکی رہی لاج ہو پیاری
گر نہیں ہے بلا سے یہ نہ سہی
جس نے دی تھی تجھے وہ سرداری
اسکے دین کی کرے نگہبانی
ماہ دینی کی لے خبر گیری
ہے نصیبہ کی یوں نگونساری

عقل کل بھی تیرا بنا تھا صد
دیکھہ خاطر تھی یہہ تیری کیسی

ہے نبی تیرا شفیع عالم
جسکا ہو مرتبہ یہہ کچھہ عالی

اسکی اُمت ہو یوں ذلیل یہاں
جسکا ذلت میں ہو نہ یہاں ثانی

مال و دولت سے ہاتھہ گرد ہوے
پر نہ کھونا تھا گوہر دینی

تھی امانت خدا نے دی تجھکو
تا کہ اسکی کرے نگہبانی

مگر افسوس اور صد افسوس
اسکو یکلخت کیوں تو کھو بیٹھی

ابتو تدبیر بس یہی ہے فقط
ہو گی اس سے ہی بہتری تیری

۲۴

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

تجھہ سے سارا زمانہ نالاں ہے
ہائے خود آسماں بھی حیراں ہے

کوئی دنیا میں قوم ایسی بتا
جسکا احوال یوں پریشاں ہے

ق

تو نے سوچا ہے کیا بتا تو سہی
تجھکو منظور کیا یہہ ناداں ہے

نام بھی مٹلے تیرا عالم سے
گر طبیعت میں یہہ ہی پنہاں ہے

پھر نصیحت ہی کام کیا دیگی
جب تیری عقل میں یہہ طوفاں ہے

ایسی دیوانی کیوں ہوئی ہے تو
اسمیں بے حد تیرا تو نقصاں ہے

دل تیرا ہوا امید سے خرم
دور رہ تجھسے جو کہ حرماں ہے

تجھکو راہ ترقی ہو معلوم — بس خدا سے فقط یہہ ارماں ہے
اپنے دشمن کو دوست کو جانے — اور سمجھی کہ جیسے احساں ہے
تیری آنکھوں میں شرم دی ہے خدا — اسمیں عظمت تیری نمایاں ہے
مثل خورشید چمکی عالم میں — یہہ دعا اب بہ پیش یزداں ہے
یاالہی تو دے اسے اتنا — تیری قدرت میں جو کہ امکاں ہے
پھر تو ویسا ہی اسکو رب کر دے — تیرے ہی نام سے فقط جاں ہے
پھر یہہ کھیتی ہری جو ہیا ہے تو — واسطے اس کے بس یہہ نیساں ہے

۲۵

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

قوم تجھکو نصیب ایماں ہو — اور معاون تیرا یہہ قرآں ہو
تیرا ہمسر نہ رہوے دنیا میں — تو ہی عالم میں سبکی سلطاں ہو
تجھکو اپنی خبر ہو آپ سدا — تا کسی کا نہ تجھپہ احساں ہو
تجھکو ہو شوق پھر مشقت کا — تیرے دل کا پھر اس پہ رجحاں ہو
پھر تو بنجائے معدن علمی — تیرا ہر شہر شہر یوناں ہو
سارے عالم کی تو بنے محسن — ساری دنیا ہی تیری مہماں ہو
ایسی باد نسیم چل جاوے — تیرا ہر باغ باغ رضواں ہو

سارا عالم بنے مطیع آکر — ایسا ہر اک پہ تیرا احساں ہو
ایسا بھولے سے مت کبھی کرنا — جسمیں کچھ بھی کسی کا نقصاں ہو
پھر مدد کی کسی کی کیا خواہش — جب مددگار تیرا یزداں ہو
ہونگے حاصل یہ تیری محنت سے — ہے مگر شرط یہ نہ نسیاں ہو
اپنی حالت زدہ کو دیکھ ذرا — اور اس سے نہ کچھ تو حیراں ہو
کوئی دن کی یہ سب مصیبت ہے — ایسی جلدی سے قوم آساں ہو
دیکھتی ہی تو اس کو رہ جاوے — مگر اک شرط ہے کہ یہ ہاں ہو

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

فخر دنیا تو ہی تھی کیا پہلے — تیرا ہی چرچہ کیسا ہوا پہلے
تو ہی تھی جسکا شور یہ کچھ تھا — سکہ تیرا ہی کیسا چلا پہلے
تیرا ہی ڈنکا کیا یہ بجتا تھا — ق — جس کی آتی تھی یوں صدا پہلے
مہر اسلام جلوہ افزا ہے — کفر سب مٹ گیا جو تھا پہلے
حکمراں کیا جہاں میں تو ہی تھی — کیا ہوئی تو ہی عدل زا پہلے
تجھسے ہی جلوہ ہدایت تھا — تو ہی معدن تھی اسکی کیا پہلے
چھان ڈالے تھے تو نے ہی در در — علم کی جستجو میں آ پہلے

اپنا ہر جا وطن بنایا تھا
ہند باقی رہا نہ چین بچا
تیری ہی قوم کیا اساں یہہ تھی
تو ہی یورپ کی کیا معلم تھی
تجھکو ہی سب نے کیا یہہ مانا تھا
اب تو ہی ہے کہ ننگ عالم ہے
عقل کو اب بھی کام گر فرما

تیرا ہی کیا نشاں اُڑا پہلے
سب پہ سکہ تیرا جما پہلے
تھی سناں جسکی مدح زا پہلے
تو نے ہی واں سبق دیا پہلے
اس سے ہی شور حق ہوا پہلے
چھن گیا سب جو کچھ ملا پہلے
ہوتا موجود ہے جو تھا پہلے

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

۲۷

زور بازو کا وقت آپہونچا
حیف تو ہی نہ نیند سے چونکی
سستی تیرے ہی حصہ میں آئی
ایسی ساعت کہاں ملے تجھکو
کچھ تامل تو کر خدا اکے لئے
ایسی ضد تیری بھاڑ میں جاے
عقل کی دشمنی سے کیا حاصل

اُٹھ فلک بھی ہے باغرا پونچا
شور عالم کا تا سما پونچا
جس سے یہہ حال دردزا پونچا
اُٹھ گھڑی ہو کہ رہ نما پونچا
دیکھ کشتی کا ناخدا پونچا
جس سے یہہ حال تیرا آ پونچا
تجھکو اس سے ضرر ہی کیا پونچا

جس نے شوکت کہ دی تجھے پہلے ... پاس ہی اُسکے یہہ دعا پونچا
پھر وہی حوصلہ تو دے ہم کو ... اور جو کچھہ ہے یہاں سزا پونچا
تجھکو اپنے حبیب کا صدقہ ... پھر وہیں ہم کو تو ذرا پونچا
جس جگہہ ہم رہے ہیں مدت تک ... یا جہاں سب کا مقتدے پونچا
جان و ایمان تیری نذر ہے خدا ... ساتھہ دے سبکو یا جدا پونچا
پھر ارادے وہی تو دے ہمکو ... وہی پھر ہم کو حوصلہ پونچا
اب ترقی تو اس پہ ہے ممکن ... بند مشکل کشا لو آ پونچا

٢٨

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

ہو تیری آب و تاب پہلی سی ... تو ہو عالی جناب پہلی سی
کر للک کر دعا تو پھر شاید ... ہو وے وہ مستجاب پہلی سی
تیرا اب بھی خمار تک نہ گیا ... چشم ہے نیم خواب پہلی سی
خواب میں بھی نظر نہیں آتی ... تیری وہ آب و تاب پہلی سی
قوم یورپ کو ہو یہہ یاد اگر ... بخششیں بے حساب پہلی سی
لطف تجھپر کرے عجب کیا ہے ... ہو تو پھر شہد ناب پہلی سی
اردلی میں تیری رہے سلطاں ... وہ نہیں اب رکاب پہلی سی

تیرا نشہ اُتر گیا بالکل ۔ پیلے تو پھر شراب پہلی سی
وہ حیثیت کی مے کہ پھر جس سے ۔ ہو وہی آب و تاب پہلی سی
راج انگلش ہے اس زمانہ میں ۔ مست ہو تو پیچ و تاب پہلی سی
یہہ دعا ہے کہ آئے پھر تجھمیں ۔ تابش آفتاب پہلی سی
تیری مجلس ہو گرم اور اسمیں ۔ ہووے ریزش گلاب پہلی سی
تیری خوشبو سے بس بسے عالم ۔ تو ہو گر مشک ناب پہلی سی
اب یہی بند تیرا نامہ ہے ۔ اس سے ہی ہو گی آب پہلی سی

۲۹

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

دل امیدوں سے تیرا خرم ہو ۔ تجھکو پھر سربلندی جم جم ہو
تاکہ دیکھے تو حالت عالم ۔ ہاتھ میں تیرے ساغر جم ہو
تجھکو حسرت ہو اپنی حالت پر ۔ فکر سے تیری چشم پر نم ہو
غم کی صورت نہ خواب میں دیکھے ۔ خرمی ایسی تجھکو پیہم ہو
ہو نہ آلودہ تو مصیبت میں ۔ تجھکو حالت کا اپنی گر غم ہو
تیرے سب نیکخواہ شاداں ہوں ۔ اور تیرے دشمنوں میں ماتم ہو
عاجزی کی تو دیکھے لذت گر ۔ ہر کہ و مہ کے سامنے خم ہو

تو بنا غیر دل میں اپنا گھر — تا مددگار تیرا عالم ہو
کر تحمل جو کوئی کچھ کہوے — اس پہ اصلا کبھی نہ برہم ہو
اب بھی نخوت کو اپنی دور کر — چاہیے حق میں تیرے یہی سم ہو
انکساری ہی چیز ہے پیارے — اس سے ہی تجھکو ملے پھر رحم ہو
اب دعا کر کہ ہے یہی موقع — تا نہ پھر یہ ہی تجھکو آہم ہو
گر دعا کر تو ایسی حالت میں — وہی مقبول داور جسم ہو
اپنی مشکل کرے تو پھر آسان — یاد اگرچہ یہ اسم اعظم ہو

۱۷

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

گئی گذری تیری تجارت بھی — شوکت و عزت و امارت بھی
تیرے وہ چاپانا کے سوداگر — جنسے وہاں پھیلی مومنیت بھی
اب بھی اُن کا نشان ملتا ہے — تجھکو آتی ہے اس سے غیرت بھی
وہ الوالعزمیاں وہ جوش و خروش — اور پھر اُسکے ساتھ عظمت بھی
یاد ہیں تجھکو قوم یہ کہ نہیں — سچ بتا اس سے کچھ ہی عبرت بھی
سارے اوصاف چل بسے تیرے — پھر کیا آئیگی ان کی نوبت بھی
تو نے جو کچھ کہ کھو یا ہے جسمیں — آگئی تیری مومنیت بھی

سن لے اب ہوش میں نہیں آکر
شاید اس سے ہو تجھکو غیرت بھی

تجھسے اول لیا صداقت کو
بعد اُسکے گئی جبلادت بھی

علم پھر تجھ سے چھن گیا سارا
گئی جس کے عقب میں جودت بھی

اور طبیعت پہ پھر زوال آیا
پھر مرخص ہوئی ذہانت بھی

شرم آنکھوں سے تیرے پھر چھوٹی
ساتھ اسکے گئی مُروّت بھی

پھر چھٹی دہشت خدا، علی
لیگئی ساتھ جو اخوت بھی

خیر ہونا تھا جو کہ وہ تو ہوا
پھر ادہر لائیگی طبیعت بھی

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

ہے تجھے صدقہ پہلی عظمت کا
پہلی ہمت کا اور شوکت کا

اُس اخوّت کا اور حمیّت کا
پھر سیاحت کا اور فلاحت کا

صدقہ تجھکو ہے نام برتر کا
تیری تقضات کا امامت کا

تیری اُس جودت طبیعی کا
تیرے اُن حوصلوں کی فعت کا

تیرے آپس کی ایک جانی کا
تیری باہمدگر محبت کا

قلب کی تیرے اس صفائی کا
تیری اصلی دلی صداقت کا

تیرے اشعار کا قصائد کا
پھر زبانوں کی تیری جودت کا

تیری اُس جستجوے عالی کا   تیری محنت کا اور مشقت کا
صدقہ آنکھونکی شرم کا تجھکو   اور ایمان کی تجھکو حجت کا
اور پھر تیرے سارے علمونکا   اسمیں حکمت کا اور طبابت کا
پھر ہیئت کا ہے اور ریاضی کا   پھر طبیعی کا اور تجارت کا
پھر تصوف کا اور فقیری کا   تیرے اُس دین کی شہادت کا
سب کا صدقہ ہے قوم اب تجھکو   ابتو تو کھول باب ہمت کا
پڑھ لے اسکو جو آگے لکھا ہے   ہے یہی گر تیری فلاحت کا

۴۲

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

فخر تیرا کہاں گیا تو بتا   کونسی جا وہ گم ہوا تو بتا
اب فقیری ہے یہ پھرے در در   وہ شرف اسکا کیا گیا تو بتا
ہے فقیروں کی نت نئی صورت   اصل کی انکا کچھ پتا تو بتا
مکر کے جال وہ بچھاتے ہیں   کوئی بھی ان سے ہے بچا تو بتا
فقر کی شان ہائے یوں ڈوبے   ہو خوشی اسمیں یا عزا تو بتا
تو بھٹکتی نہ کیوں پھرے ہر سو   ہے تیرا کوئی رہ نما تو بتا
تیرے پیروں کا ہے خدا حافظ   کیا ہوا تیرا مقتدے تو بتا

جب کہ ہاتھوں سے اپنے تو ڈوبی
پھر یہ کیوں نالہ و بکا تو بتا

آج سب تجھسے کرتے ہیں نفرت
کوئی ہے تیرا مدح زا تو بتا

آگے سب بڑھ گئے تو ہی نہ ہٹی
پہلے کوئی بھی یوں جما تو بتا

مٹ گیا جیسا نام تیرا ہے
کوئی دنیا میں یوں مٹا تو بتا

سب کے اسرار ہیں یہاں مخفی
تیرا بھی بھید کیا چھپا تو بتا

سارا عالم تھا تجھسے ہی دشمن
اب بھی تیری ہے وہ ضیا تو بتا

اس سبق کو کرے تو یاد مدام
کیا نہیں تجھکو یہ سزا تو بتا

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

ٹوٹی کشتی کی ناخدا بنجا
بھولے بھٹکے کی رہ نما بنجا

منتظر مقتدی ہیں تیرے لئے
جلد تو ان کی مقتدا بنجا

گو تساہل نے انکو مارا ہے
ان کی تو آکے دست و پا بنجا

غرق ظلمت میں یہ پھنسے تر ہیں
انکے تو واسطے دیا بنجا

پہلے جوہر تو اپنے قوم دکھا
بعد پھر آکے فخر زا بنجا

تو ترقی میں اپنی کر جلدی
اپنے کاموں میں تو ہوا بنجا

جتنی پھرتی ہو تجھسے کر پھرتی
تار برقی کی اب سی صدا بنجا

جاں لبوں پر ہے آ گئی اٹھو
تجھ پہ ہی انحصار عالم ہے
قوم کو حرماں ہو نہ جائے نصیب
عالی ہمت کو کام تو فرما
گڑگڑا کر کرا التجا رب سے
دیکھ کیا کیا میں تجھ کو کہتا ہوں
تجھ کو دیتا ہوں گوہر یکتا

اک نمونہ مسیح کا بنجا
منظر عالم و سما بنجا
تو معاون خدا ذرا بنجا
اور مرض اپنے کی دوا بنجا
اپنی تو آپ ہی دعا بنجا
کچھ تو اے قوم باحیا بنجا
گر خریدار تو ذرا بنجا

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

تیرا اے قوم بول بالا ہو
تو ہی دنیا میں سب سے برتر ہو
تجھ سے ہی فخر فخر کو ہووے
تو ہی ہر فن کی ہو یہاں عاشق
تیری کلفت ہو دور عالم سے
یہ معاون بنے یہاں سب کی
ہو نہ خواہش تجھے سہارے کی

سب سے تیرا ہی درجہ اعلیٰ ہو
سب مریضوں کی تو مسیحا ہو
سب کی عظمت تجھی سے برپا ہو
سارے علموں پہ تو ہی شیدا ہو
تو ہی عالم میں سب کی تارا ہو
اس کا حامی تو جب خدا یا ہو
تیری ہمت تجھے سہارا ہو

تجھکو شمر بندہ یہاں خدا نہ کرے	تو ہی سب کی یہاں وسیلہ ہو
دے خدا تجھکو بوئے اسلامی	پاس تیرے قرآن یکتا ہو
دین احمد نہ ہو جُدا تجھسے	حشر تک یہہ رفیق تیرا ہو
مرحبا مرحبا ہو قوم سدا	آج تجھسے وہ کام یکتا ہو
جدا جدا کرے دنیا	سب کی خدمت میں ایسی یکتا ہو
نام رہجائیگا فقط باقی	اعلی ہو آج یا کہ ادنے ہو
بندکو گرچہ غور سے دیکھے	تیرا جو مدعا ہے پورا ہو

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

اب ترقی بھی تیری ممکن ہے	اصلی شوکت بھی پہلی ممکن ہے
کونسا کام کر نہیں سکتی	یہہ بھی ممکن ہے وہ بھی ممکن ہے
تجھکو سب کچھ عطا ہوا تھا مگر	کچھ بچا ہو وہ باقی ممکن ہے
کونسے دن تو کام پھر دیگی	گر نہ اب ہوشیاری ممکن ہے
دست و پا گر ہلائے سب کچھ ہے	غیر ممکن جہاں کی ممکن ہے
تیری قدرت میں کیا نہیں تو بتا	جبکہ ساری خدائی ممکن ہے
کی عطا تجھکو ہر طرح قدرت	پھر نہ کیا شی پیاری ممکن ہے

سوئی کب تک رہیگی نیند میں تو — ہوش تجھکو کبھی بھی ممکن ہے
پھر جھپک اور دیکھا اپنی — جو کہ قدرت میں تیری ممکن ہے
تیری جاہ و حشم کا ہے بھی پتہ — اور شوکت بھی پہلی ممکن ہے
تجھسے یورپ سدا لرزتا تھا — اب بھی وہ رعب اصلی ممکن ہے
کیا سمی اب اسم بھی نہ رہا — کیا نہ اسپر بھی زاری ممکن ہے
تو حمایت بس اپنی ہی پھر کر — یہاں نہ کوئی بھی حامی ممکن ہے
خضر کا حکم بند رکھتا ہے — جس سے اب رہنمائی ممکن ہے

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہنما بنو اپنے

جھٹ چھڑ اگر تو پھر کھڑی ہو جا — اسمیں مت کر کسی کا تو کھٹکا
پھر بھی ایک بار اور ہمت کر — تا جہاں دیکھ لے تیرا جلوا
رہ کسی کی نہ دیکھ اصلا تو — وقت ہے اسکا آپ خود گویا
قدم آگے بڑھا نا لابد ہے — اب جھجک کا نہیں ہے کام بھلا
کر کے بند آنکھیں کچھ قدم آگے — ہوتا آئیگا جو ہوا ہے سدا
ڈالدے کشتی پھر سمندر میں — آپ ہی ہوگا ناخدا پیدا
پھر کدا ہی نکلیا گھوڑے کو — خار کہائی ہو یا کوئی نالا

برق بھی مات ہو چمک سے تیری
باد صرصر نہ کر سکے پیچھا
ناہ بھی تیرے آگے چل نہ سکے
مار ابلق کو پھر تو ٹھوکریں
کر روانی میں مات دریا کو
تجھ پہ عالم کی بھی نظر نہ پڑے
تھام لے اس عصا کو مٹھی میں

تو کڑک ایسی آگے ابر حباب
ایسا بھر لے تو اپنے فرّاٹا
ایسی جلدی ہو چال میں گویا
تاکہ چشم زدن میں ہو وے ہوا
رعد کی طرح پھر تو غرّا جا
ایسی اپنی روش تو کر برپا
ہے یہی تو عصا وہ موسیٰ کا

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

مانگ جو کچھ کہ مانگنی ہے یہاں
دہو هم جسکی ہے ایک عالم میں
عدل کی فخر اسکو کہتے ہیں
سلطنت میں ہے اسکی وہ وقعت
تجھ پہ وہ مہربانی کرتی ہے
حاجتیں اپنی کر طلب با ادب
کیا عجب مہربان ہو تجھ پہ

ہے وہ وکٹوریہ تیری سلطاں
شاہ جسکے ہیں تابع فرماں
رحم کی نانہ ہے عہدی خاقاں
مہر رہتا مدام ہے تاباں
تو بھی کر اسپہ جان و دل قرباں
مانگ جو کچھ کہ خواہشیں ہیں نہاں
اور حالت پہ تیری ہو نگراں

بخشدے تجھکو جو کہ خواہش ہے — ہو نہ جسکا کبھی تجھے بھی گماں
تو تو سب کھو چکی ہے پہلے سے — یہہ اُسی کا ہے سارا لطف عیاں
نیند میں کچھہ تو کلبلانے لگی — تجھسے ہرگز نہیں تھا یہہ امکاں
سلطنت میں رہے تو جب ایسی — پھر تعجب ہے کیوں رہے تو تپاں
لطف مبذول ہے سدا اُسکا — رحم میں اُسکے ہے جہاں کا جہاں
دستگیر اپنی ہو تو جب پہلے — پھر مدد کا بھی اُسکے ہو امکاں
گر تو اس بند کو سمجھہ لے ذرا — پھر مصیبت کا ہو نہ تیرے گماں

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

کچھہ عرب تھا نہ شان تھی اُسکی — جبکہ اے قوم حکمراں تو تھی
یک بیک کس نے ایسا پلٹا یا — کیونکہ یوں اُسکی آن بان بڑھی
حکمرانی سکھائی پھر کس نے — عدل کو کیونکہ پھر ترقی دی
خار کو کس نے پھر بنایا گل — کیونکہ عالم میں اُسکی بو پھیلی
حق کو باطل صاف کس نے کیا — کیونکہ پھر نکلا جلوۂ ربّی
کیونکہ قانون فوجداری کے — پھر بنے اُسکے بعد دیوانی
کس کا یورپ میں پھر پھریرا اُڑا — کسکی عالم میں دھوم تھی اتنی

بیت اقدس پہ کسکا خون بہا
سارے یورپ کا کسنے منہہ پھیرا
کس نے ہسپانیاں پہ قبضہ کیا
یہہ عرب پھر عرب بنا کیونکر
یوں جلاوت میں کسکی شہرت تھی
تو ہی تھی ہاے قوم تو ہی تھی
اب ترے واسطے یہہ امر ہے

کسکی تیغ برہنہ وہاں چمکی
اور لڑا کون اُسپہ دو صدی
برق عظمت کی کسکی وہاں کڑکی
آئی حصہ میں کس کے خاقانی
مات جس سے ہوئی تھی دارائی
جسکی شہرت ہی یہہ وہ تو ہی تھی
آگے جو کچھ کہ لکھا ہے بیاری

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

کیوں جھجکتی ہے رکھہ قدم آگے
تجھکو شاید جگہہ ملے نہ ملے
تو تو ہمت کی آن بان دکھا
تیغ خامہ کو پھر دے جولانی
قدم آگے تو مت ہٹا رکھکر
چیر کر بھیڑ کو نکل بھی کہیں
پشت ہمت کہیں تو بن آکر

سب سے اپنے بڑا علم آگے
جھٹ جھپٹ کر بڑھا خیم آگے
ہوگا وہ جو ہوا رقم آگے
تا ہو سر جہل کا قلم آگے
دیدی جاتی ہے یہہ قسم آگے
شان و شوکت سے جاکے جم آگے
اب ہنو جیسی تھی ڈرم آگے

حادثہ کیسا اور خطر کیسا
پھر بھی ہمت کا یہ تقاضا نہیں
عشق عشا کر یہ جام تو پیلے
اس کی پروا نہ کرنا قوم کبھی
یہ سدا سے فلک کی عادت ہے
بادشاہ ہے کوئی کوئی ہے فقیر
جسکا اس بند پر عمل ہے سدا

مانا بھی ہو اگر ستم آگئے
ہو تیرا عزم پیش و کم آگئے
ہو اثر شہد یا کہ سم آگئے
پہلے آتش تو پھر ہے نم آگئے
ہو خوشی یا کہ ہو وہ غم آگئے
ہے وہی صاحب ہمم آگئے
جو ہوا ہے یہاں رقم آگئے

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

تیری حالت جو ہے وہ روشن ہے
تجھے آرام نے وہ رم کی ہے
ہے نہ امید سبز ہونے کی
تجھکو ہوتیں ملامتیں ہیں سدا
تجھکو ایسا مرض نے گھیرا ہے
ضعف سے تیرا ایسا حال ہوا
یہ ہی علم کا ہے جو تجھیں تو

اپنی تو آپ ہائے رہزن ہے
کون کہتا ہے تجھکو ایمن ہے
باد صرصر زدہ وہ خرمن ہے
دل مگر تیرا وہ ہی آہن ہے
زندگی کا نہ اصلا اب ظن ہے
جسم جس سے کہ مثل سوزن ہے
وہ ہی سب سے زیادہ کودن ہے

تجھکو کرنا جو کچھہ ہے وہ کرلے — تجھہ پہ اسلام سایہ افگن ہے
ہائے وائے کی ہے صدا ہر سو — جسطرف دیکھو شور و شیون ہے
ہے ترقی تیری تو ناممکن — کیونکہ تو آپ اپنی دشمن ہے
تیرا گو ہے بچھونا کانٹوں کا — تو سمجھتی ہے اس کو گلشن ہے
تجھکو ہرگز نہیں خبر اس کی — گو کہ تیار تیرا مدفن ہے
کل تو مخزن تھی علم او رفن کی — جہل کی آج ہائے معدن ہے
بند کو پڑھ کے کر عمل اسیر — حال کے یہہ جرس کی ٹن ٹن ہے

۱۴

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

رہ زمانہ سے تو نہ بے کھٹکے — دشمن جاں یہہ تیرا ہے سن لے
وار تجھہ پر نہ اسکا کچھہ چلتا — ہوشیار اس سے رہتی گر ہائے
اسکی چالوں میں جو نہیں آتے — وہ تو گردوں کے رہتے ہیں تارے
چال میں اسکے جو کہ پھنستے ہیں — ان کو کرتے سنے صدا نالے
ہے تو واقف حکیم فارابی — جس کے ہیں آج تک یہاں جلوے
گو کہ اسنے مٹا دیا اس کو — پھر بھی باقی ہیں سارے کام اسکے
اسکی عظمت جو تھی وہی اب ہے — زندہ ابتک ہے جیسے تھا پہلے

کیا سبب مجلس میں وہ نہیں آیا
تو بھی جبتک کہ ہوشیار رہی
برقہ جب بے ہشی کا پہن لیا
وصف گو تیرا مٹ چکا لیکن
بے ہشی کا نتیجہ ہے سارا
اتنو بیدار ہی کو بھی کام میں لا
اور کیا پیش کش میں تیری کروں

اور ہشیار وہ رہا اس سے
رہے سب ٹھاٹھ برملا تیرے
پھر لگی آپ خود بخود مٹنے
نام بھی کالعدم ہے لے سن لے
مٹتے مٹتے عدم کو جا پونچے
لینے ہوں گر زمانہ سے حصے
ہے یہی بند بس نذر تیرے

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

۴۲

دھوم تو نے جو کچھ مچائی تھی
تو نے جو کچھ کیا مسخر تھا
سارے عالم کی پھر بنی تھی حکم
دین کا جھنڈا گیا جو تھا برپا
کونسی چیز تھی کہ جسنے تجھے
ایکا تھا ہائے قوم ایکا تھا
گوہر اتفاق جب کھو یا

اپنی شوکت جو کچھ دکھائی تھی
دنیا آٹھ آنسو جو رلائی تھی
عظمت علمی وہ جتائی تھی
کفر کی لے جو کچھ مٹائی تھی
عزت ایسی یہاں دلائی تھی
جسنے پستی تیری اٹھائی تھی
آپ پھر آفت الہی تھی

ق

جو کہ پڑی تھی قوم اب تجھپر	پہلے ہی تجھکو یہہ سمجھائی تھی
جب نصیحت کو تو نے کچھہ نہ سنا	پھر مصیبت کی خود چڑھائی تھی
جس نے تجھکو مٹا دیا بالکل	ہوئی جو کچھہ کہ ہوتی آئی تھی
اب تو تجھکو سمجھاتے ہیں سن لے	وہی لذت ہے جو چکھائی تھی
جس سے شوکت تیری وہی ہوگی	دہوم لے ویسی جو مچائی تھی
بس وہی اتفاق کی لذت	جسپہ بس رحمت خدائی تھی
آج وہ تجھکو دیتا ہوں پیلے	جس نے عظمت تجھی دلائی تھی

۴۳

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

باقی کچھہ بھی نشان بصری ہے	اور زندہ حبیب عجمی ہے
ہائے وہ بو حنیفہ نعمان	جسکا ابتک بھی نام عالی ہے
ہائے سفیان ثوری فاضل	جو کہ سب میں ہی بس گرامی ہے
نام گو اُس کا مٹ گیا لیکن	فیض عالم میں پھر بھی جاری ہے
ہائے شقیق بلخی اور طائی	بعد پھر انکے شیخ کرخی ہے
کہا گئی سب کو یہہ زمین مگر	پھر بھی بوسے حیات باقی ہے
کیا سبب ہے کہ جس سے ابتک بھی	اُنمیں ہر ایک بس گرامی ہے

علم کے ہی فقط وہ طالب ہے — جن سے یہاں جلوہ آلہی ہے
وہ بنی لیث کی شہنشاہی — مدتوں برق جس کی چمکی ہے
ہائے اُن کا نشان تک نہ رہا — شمع شوکت کی اُنکی ٹھنڈی ہے
اُنکے ایوان کھنڈر پڑے ہیں سبھی — نہ وہ رفعت نہ وہ بلندی ہے
مسجدیں ہیں اگر تو اُجڑی ہیں — نہ وہاں روشن چراغ دینی ہے
اُنکو گر دیکھو جیسکی بندہ جاوے — روتے روتے یہی نشانی ہے
گوکہ امید پھر نہیں ایسی — مگر اے قوم یہہ ہی کافی ہے

۴۴

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

نام ہے آج جو کہ کافی کا — اس سے برتر مگر بخاری کا
قول احمد دکھا دیا جس نے — ہے جو بانی حدیث نبوی کا
معدن دیں کتاب ہے جسکی — نقل ہے قول جیسی ہادی کا
سارے دیں کا مدار اُسپر ہے — ہے پتہ یہاں نہ کچھ قدوری کا
جو مسلماں ہے سر جھکاتا ہے — ہے نشاں کیوں یہہ دین عالی کا
اور سقطی جسکا عالم میں — غلغلہ ہے غضب ریاضی کا
وہ ریاضی کی تھی ریاض لئے — گویا اُستاد تھا بزیری کا

مشکلات ایسے حل کئے اُسنے — کر دیا گھونٹ جس سے پانی کا
ابو عبد اللہ مغربی یعنے — جو کہ اُستاد تھا غزیزی کا
اسکا بھی حال کچھ نہ تم پوچھو — موجد ایسا تھا وہ طبیعی کا
جس نے نقطہ میں بند کیا عالم — قافیہ تنگ تھا مُحیطی کا
اور پھر شیخ بو علی سینا — اب بھی چرچہ ہے نام نامی کا
وہ طبابت میں ہائے بے ہمتا — جب پتہ تھا نہ جس کے ثانی کا
ویسے ہی ہو ویں قوم پھر سمجھیں — ہو مطالع جو بند عالی کا

۴۵

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

یوں ہیں ہر ایک دیں کا سلطان — گوہر غلطاں جسے ارزاں ہے
ہند ہی انکا ہے نہیں ممنون — سارے یورپ پہ انکا احساں ہے
مقبروں میں ہے اب نشاں انکا — نہ بسا ہند ہے نہ یوناں ہے
گو کہ سوتے ہیں بے خبر لیکن — پھر بھی انکا جلال رخشاں ہے
قوم تیرے ہی بال بچے تھے — انہیں سبحاں ہے کوئی سلماں ہے
کچھ پتہ تو لگا کہیں ان کا — دیکھ ان کا کہیں بھی امکاں ہے
ڈھونڈیگی لاکھ پر نہ پاویگی — بیت انکا رہا نہ ایواں ہے

علم کے ایسے گل کھلے تھے جہاں — اب وہاں ہے تو دشت خذلاں ہے
پیرہن کے اڑے ہیں وہ چیتھڑے — باقی دامن ہے نہ گریباں ہے
ان کی حسرت میں ابر روتی ہیں — دشت کے دشت خون افشاں ہے
میزباں تھے خوشی کے وہ کل تو — غم الم آج ان کا مہماں ہے
جل چکی اُن کی خرمن عزّت — ق — اور اسپر وہ یاس باراں ہے
کہ کبھی رحمت امید نہیں — زور سے ایسا برسا حرماں ہے
حوصلہ کی اب ایسے میں پی لے — یہہ نذر تیرے جام مرجاں ہے

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

۴۶

کیوں منافی ہے تو فضیلت کو — کھوتی ناحق ہے اپنی عظمت کو
مانا یہہ بھی کہ ہے خلائق میں — ہاں مگر رہنے دے شرافت کو
کچھ غریبی نہیں ہے عیب اگر — یاد کر لے تو اپنی غربت کو
جان تک بھی اگر تیری جاوے — پر نبھالے تو دیکھو عزّت کو
ہے نصیحت یہہ اُس نبی کی تجھ کو — فخر تھا جس سے خود صداقت کو
اپنی گر اصلیت پہ آجاوے — پھر بلندی ہو تیری ہمت کو
گو مٹایا زمانہ نے تجھ کو — کیونکہ کھو دیگا پھر طبیعت کو

جیسے اسلام سایہ افگن ہے — بخشی عزت ہے جسنی خلقت کو
پست ہمت نہ تو بنے ہرگز — دیکھ لے گرچہ مومنیت کو
فخر کر تو کہ فخر کی جا ہے — ہے فضیلت یہاں فضیلت کو
پیر رکھ تو رکاب میں جلدی — اور دکھا آج اپنی شرعت کو
سوچنے کی بھی اب نہیں فرصت — کام فرما تو جلد جودت کو
عہد انگلش میسر آئے نہ پھر — لے تو پھرتی سے علمی دولت کو
مگر اک حرز جاں یہہ تو رکھ لے — بے شبہہ یہہ بڑھائے عزت کو

۴۷
آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

دونوں عالم میں تیری عظمت ہو — شوکت وصولت و جلالت ہو
مہر اسلام پھر سے ہو تاباں — تیری یہہ شرک ساری غارت ہو
لے کسیکی نہ تو مدد ہی کبھی — تیری اس ڈھنگ پر طبیعت ہو
سارے یورپ پہ پھر دہاک بندھے — بس وش میں تیری یہہ سرعت ہو
آسماں بھی حضیض میں ہووے — تیرے وہ مرتبہ کی رفعت ہو
سب خزانے زمیں اگل دیوے — تیری محنت میں ایسی حدت ہو
معدن علمی ہو تو پہلی سی — اور تجھکو نصیب حکمت ہو

آتش دین تجھ میں رخشاں ہو — اور اسلام کی حمیت ہو
عقل تیری ہو رہبر و ہادی — رہ نما تیری اور صداقت ہو
الفت دیں کا تاج ہو سر پر — زیب تن پوشش اخوت ہو
ظرف وہ تیرا آج عالی ہو — کہ خود اپنی تجھے حمایت ہو
ساری دنیا کو ہیچ ہی سمجھے — حوصلوں میں تیری وہ وسعت ہو
تیری ہیچی نہ ہو سمجھ ہرگز — وہ ارادوں میں تیرے عظمت ہو
ہے دعا میری یہ خدا سے سدا — تیری اس بند سے خلاصت ہو

۴۸

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

جبکہ عالم کی خاک پا تو تھی — قابل ماتم و عزا تو تھی
عار ذلت ہی تیرا مسکن تھا — اور دنیا میں بے صدا تو تھی
تجھ پہ عالم کی تھی نظر نہ پڑی — ایسی بے نام اور بے پتہ تو تھی
تیرا ہونا نہ ہونا یکساں تھا — قابل یاد کچھ بھلا تو تھی
شوق شوکت کا کب ہوا تھا تجھے — طالب سلطنت بتا تو تھی
داب شاہی بھی تجھ کو آتا تھا — شاہی آداب کی جلا تو تھی
علم کی پہلے بھی تو تھی مخزن — یا کہ حکمت کی دلربا تو تھی

کس کی آنکھوں میں پہلے بیٹھی تھی — یا کسی کی بھی منہ لقا تو تھی
پہلی حالت عیاں ہے سب تیری — اس سے بہتر بھی کیا بتا تو تھی
کس نے پھر یوں پلٹ دیا تجھکو — جس سے عالم کی فخر زا تو تھی
ساری دنیا کی سمجھ بھی منتظر — حق میں عالم کے کہربا تو تھی
صوت ہادی کا تھا فقط یہہ اثر — دہر کی جس سے اک ضیا تو تھی
کھو دیا ہائے پھر اثر وہ کہاں — جس سے با شرم اور حیا تو تھی
اس کو رکھیگی قوم گردمیں — ہو ویگی ویسی جو سدا تو تھی

٤٩

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

نہ زمانہ کسی کا دشمن ہے — نہ فلک ہی کسی کا رہزن ہے
شاعروں کے ہیں یہہ خیال فقط — نہ زمانہ سے کوئی ایمن ہے
اصل پوچھو تو یہہ حقیقت ہے — کہ برا جس کا ہوتا لچھن ہے
وہی پھرتا ہے خوار یہاں در در — بس اسی کو ہی آج شیون ہے
ق
آج نالاں ہیں سب نصیبہ سے — پر کہیں یہہ کسیکو روشن ہے
کہ خطا ہے ہماری ہی یکسر — بس نصیبہ سے سب کو یہہ ظن ہے
یہہ ہی کرتا ہے ہمیں ویراں — جلی جاتی ہی ان سے خرمن ہے

ہائے افسوس ایسی حالت پر
کیونکہ شاداب ہونگے پھر ربّا
ابر رحمت کو جلد برسا دے
گو کہ امید کچھ نہیں باقی
پار کھیوا ہمارا ہو جائے
پھر خرد کر جہان میں ہو لے
چاہو گر تم مدد کرے اللہ

جب خیالوں کا ایسے یہاں بن ہے
خاک آلودہ جبکہ دامن ہے
گرچہ منظور سبز گلشن ہے
پھر بھی تو رحمتوں کا معدن ہے
یہی اک آرزوئے روشن ہے
دور ہو جس سے نیچی گردن ہے
بس تو یہہ گر اسی کا مخزن ہے

۵۰

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہ نما بنو اپنے

جو کہ کہنا تھا کہہ چکا اے قوم
ہاں لیکن تو ہے تیرا احساں
فرض اپنا جو تھا کیا سب ادا
شرم میری ذرا تو رکھ لیجیو
تھا جو کچھ عرض وہ کیا ئیے
دیکھکر مجھسے پھر رہا نہ گیا
اپنا خادم مجھے سمجھیو سدا

تھا جو کچھ پیش وہ کیا اے قوم
ورنہ تجھسے نہیں گلا اے قوم
اب یہہ ہے تجھسے التجا اے قوم
تجھپہ جاں کرتا ہوں فدا اے قوم
سن تو لیجو اسے ذرا اے قوم
تیرا یہہ حال ہو فدا اے قوم
تیرے در کا ہوں ... الٰہی اے قوم

ہو بھلا تیرا دو نو عالم میں
ہو معاون تیرا خدا اے قوم

پھر وہی تیری جاہ حشمت ہو
بول بالا ہو تیرا - جا - اے قوم

سب کی سرتاج ہو تو عالم میں
ہو تیری چار سو صدا اے قوم

اپنی عزت تو خود کر حاصل
غل ہو بس جس سے تا سما اے قوم

علم کی برق تیری پھر چمکے
آج ایسی تو دن دکھا اے قوم

جو کیا تو نے اور کرے گی تو
تیری مرضی پہ ہے کھڑا اے قوم

مگر اک میری بھی نشانی ہے
لے اسے واسطے خدا اے قوم

۵۱

آپ مشکل کشا بنو اپنے
آپ تم رہنما بنو اپنے

التماس

جس جانکاہی اور عرق ریزی سے میں نے اس کو لکھکر پیش قوم کیا ہے مجھ کو امید ہے کہ ناظرین نظر انصاف سے اسکا مطالعہ کر کر جو نفع کہ اسمیں رکھا گیا ہے اسکو حاصل کرینگے۔ نہ مجھ کو کچھ اپنی تحریر پر فخر ہے نہ ناز فقط اصلی ور دلی غرض خدمت قوم ہے۔ اسمیں کسی قسم کی کچھ شاعرانہ عمدگی نہیں ہے۔ نہ کچھ مبالغہ مشرقی کا لطف ہے اگر ہے تو ایک نہایت سیدھی سادھی نظم ہے

کہ جو حالات ... و اقعوں کے سبب عزوں کی تماری ہے -
قوم کی حالت زار نے مجھے آرام سے رہنے نہ دیا - ہرچند چاہا کہ مجھے اس خدمت
سے ممتاز نہ کیا جائے لیکن میرے اس خیال پر تصور حالت قوم غالب آیا
آخر مجبوری قلم اُٹھانی ہی پڑی - مجھے ڈر تھا کہ یہہ کیونکر پوری ہوگی اور
کسوقت چشم ناظرین اسکو دیکھا ... کیونکہ میں نہ شاعری کا پسند
کرتا ہوں اور نہ کبھی اسکا ذکر گوش گذار ہوا ہے - یہہ پیرایہ امر اہم محض صورت
غیر امکانی میں جلوہ دکھلا رہا تھا لیکن کچھ سیدھے سادے وقائع
نادرست نہ سمجھ کر اسکو ۵۰ بند تک لکھا - چونکہ بعض احباب کا تقاضا تھا
اس سبب اسکے ایڈیشن میں صرف ۵۰ ہی بند بدیۂ قوم کرنے پڑے -
انشاء اللہ تعالی اگلے ایڈیشن میں جو کچھ کمی رہ گئی ہے پوری کی جاویگی
جو صاحب کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں اس سے چشم پوشی کریں اور اگر ممکن
ہو تو اسکی اصلاح فرمائیں کیونکہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میں شاعر نہیں
ہوں اور نہ کبھی کسی سے کوئی شعر اصلاح کرایا - خداوند تعالی سے
امید ہے کہ چند ہی روز میں یہہ ٹوپی پھیلی ... عزیز قوم کی سرپرستی میں
ہوجائیگی - اور مجھکو میری نیت کے موافق اجر عظیم درگاہ قدیر سے ملیگا

راقم قوم کا فرمانبردار خادم امراؤ مرزا حسرت
۸۹۱۴۴۳۲۱

ک ۱۳۴۴ھ